حج میں چہرے کا پردہ

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دورانِ حج چہرے کا پردہ

اُمِّ عبدِ منیب

ناشر:
مشربہ علم و حکمت (دار الشکر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ———— دورانِ حج چہرے کا پردہ

اہتمام ———— محمد عبد منیب

اشاعت اول ———— ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

حالیہ اشاعت ———— ذی قعد ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 22:00

ناشر: مشربہِ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر I-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

حج میں چہرے کا پردہ	۴
احرام کی حالت میں عورت کے لیے ممنوع لباس	۵
عربی میں نقاب سے مراد	۶
امہات المومنین اور صحابیات کا طرزِ عمل	۸
حجاب حالتِ احرام میں بھی فرض	۹
نقاب اور حجاب میں فرق	۱۰
چہرے پر کپڑا نہ لگنے کا مسئلہ	۱۲
چہرہ ننگا رکھنے والوں کا موقف	۱۶
چہرڈھانپنے والوں کی رائے	۱۹
حاصلِ کلام	۲۰
جلباب یا برقع کی خصوصیات	۲۱
توجہ کیجیے	۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج میں چہرے کا پردہ

حج وعمرہ کے دوران احرام کی حالت میں عورت اپنا چہرہ نامحرم مردوں سے چھپائے گی یا ننگا کرے گی۔ یہ مسئلہ خاصی پریشانی کا باعث بن چکا ہے کیونکہ فقہا کی آراء اس سلسلے میں مختلف نظر آتی ہیں۔ دورِ حاضر میں خواتین کی اکثریت چہرے کا پردہ عام حالت میں بھی نہیں کرتی لہٰذا ایسی خواتین کے لیے دورانِ حج چہرے کا پردہ سرے سے کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں، یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک، انڈونیشیا، ملائیشیا، افریقہ، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈیا، ترکی وغیرہ کی خواتین ننگے چہرے کے ساتھ ہی حج کرتی ہیں۔ ایرانی خواتین کا چہرے کے درمیان کا حصہ، ناک، آنکھوں کا کچھ حصہ اور ہونٹ عام حالت میں بھی ننگے ہوتے ہیں چنانچہ دورانِ احرام بھی ان کا پردہ اسی نوعیت کا ہوتا ہے۔ سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات کی خواتین دینی شعور رکھتی ہیں اور عام حالت میں بھی چہرہ ڈھانپ کر رکھتی ہیں، دورانِ احرام بھی ان کے چہرے ڈھکے ہوتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی بھی بعض خواتین جو عام حالت میں چہرہ ڈھانپتی ہیں وہ چہرہ ڈھانپ کر ہی حج کے ارکان ادا کرتی ہیں۔

بعض علماء کا فتویٰ ہے کہ دورانِ احرام چہرے سے کپڑا مس نہیں کرنا چاہیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ دم دینا پڑے گا۔ جو خواتین عام حالات میں اللہ کے حکم حجاب پر جان و دل سے عمل پیرا ہیں ان کے لئے بحالتِ احرام چہرہ ننگا رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض خواتین تو شدید مجبوری میں بھی اپنے آپ کو نامحرم مرد کے سامنے چہرہ کھولنے پر آمادہ نہیں کر پاتیں۔

ادھر یہ فتوے برابر خلجان و اضطراب کا باعث بنے رہتے ہیں کہ اگر کپڑا چہرے پر مس ہو گیا تو دم دینا پڑے گا۔ جن خواتین نے دورانِ احرام چہرے ڈھانپ رکھے ہوتے ہیں انہیں ہر مرد اور عورت دیکھ کر اشارہ کرتا ہے یا زبان سے کہتا ہے کہ تمہارا حج نہیں، چہرہ ننگا کرو۔

احرام کی حالت میں عورت کے لیے ممنوع لباس:

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَ لَا تَلْبَسَ الْقُفَّازَيْنَ۔

''احرام کی حالت میں عورت نہ تو نقاب باندھے نہ دستانے پہنے۔'' [مسند احمد صحیح بخاری، کتاب الحج: ۱۸۳۸۔ ابوداؤد: ۱۸۲۵ سنن نسائی: ۲۶۷۲ سنن ترمذی: ۸۳۳]

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حالتِ احرام میں دستانے، نقاب، اور ورس اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں سے منع کیا۔'' [سنن ابی داؤد، کتاب الحج، باب مایلبس المحرم: ۱۸۲۷]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورت کے احرام کے بارے میں کہا کرتی تھیں:

لَا تَلَثَّمُ وَ لَا تَتَبَرقَعُ وَ لَا تَلبَسُ ثوباً بِوَرسٍ وَلَا زعفران۔

”(عورت احرام کی حالت میں) نہ اپنے ہونٹ چھپائے، نہ منہ پر برقع (نقاب) ڈالے نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس پر ورس یا زعفران لگی ہو۔“ [بخاری، باب مایلبس المحرم من الثیاب والاردیۃ والازر، رقم الباب: ۹۸۳]

ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ عورت احرام کی حالت میں چہرے پر نہ نقاب باندھے، نہ ہونٹ چھپانے والا کپڑا الثام اور نہ ہی برقع استعمال کرے۔

عربی میں نقاب سے مراد:

دراصل جب کسی چھوٹے کپڑے کے ٹکڑے سے چہرہ، سر یا ان کا کچھ حصہ چھپایا جائے تو اس فعل کا نام عربی زبان میں نقاب باندھنا ہے۔ عربوں میں چہرہ ڈھانپنے کے لیے جو چھوٹے چھوٹے کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں ان کی مختلف شکلیں اور نام ہیں مثلاً

☆ بخنق (وہ کپڑا جو سر پر اس طرح باندھا جائے کہ چہرہ چھپ جائے لیکن سر کے درمیان کا حصہ ننگا رہے)

☆ برقع (وہ کپڑا جو چہرے پر اس طرح باندھا جائے کہ چہرے کے کچھ حصے یا پورے چہرے کو چھپا لے)

☆ صواص (جو آنکھ تک کا حصہ چھپا لے)

☆ لثام (جو ہونٹوں تک کا حصہ چھپا لے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ لفام (چہرے کو چھپانے کا کپڑا)

☆ جبشہ (ایسا نقاب ہے جو چہرے کے ساتھ ساتھ سینے تک کا حصہ ڈھانک لیتا تھا)

یہ سب نقاب اوڑھنے کا رواج عربوں کے ہاں مردوں اور عورتوں میں عام تھا۔ جس کی وجوہات مختلف تھیں۔ مثلاً دشمنوں کی نظر میں آنے سے بچنے کے لئے..... شاہوں اور امراء کا خود کو عوام سے الگ تھلگ رکھنے کے لیے..... باحیاء عورتوں کا غیر مردوں سے بچنے کے لئے..... مجرموں کا اپنی شناخت چھپانے کے لئے..... شاعروں، خطیبوں اور حسین عورتوں کا نظر بد سے بچنے کے لئے..... بد صورت یا جسمانی عیب والوں کا اپنا عیب چھپانے کے لیے نقاب اوڑھنا۔

نقاب کی یہ تمام شکلیں ہمارے معاشرے میں بھی کسی نہ کسی صورت رائج ہیں مثلاً گردوغبار سے بچنے کے لئے نقاب، رومال یا غلاف باندھنا، ہیلمٹ پہننا، ڈاکٹروں کا جراثیم سے بچنے کے لیے، منہ اور ناک پر کپڑا باندھنا، مجرموں کا ڈھاٹا باندھنا یا ماسک چڑھا لینا وغیرہ۔

احادیث کے الفاظ صرف منہ یا سر کو چھپانے کے لیے جو مخصوص کپڑا ہوتا ہے جیسے عربی میں نقاب، لثام، لفام، برقع، صواص اور ہمارے ہاں ڈھاٹا باندھنا، ماسک، ہیلمٹ وغیرہ کہتے ہیں..... ان سب کو استعمال کرنے سے منع کرتے ہیں۔

ان احادیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عورت احرام کی حالت میں اپنا چہرہ ننگا رکھے۔ حجاب عورت پر حالتِ احرام میں بھی فرض ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امہات المومنین اور صحابیات کا طرزِ عمل:

آیئے! امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا طرزِ عمل دیکھیں کہ انہوں نے احرام کی حالت میں حجاب کیسے کیا؟ کیونکہ امت کے لیے یہی اعلیٰ وارفع طریقہ نمونہ ہے۔

☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں اپنے چہرے مردوں سے چھپاتی تھیں۔ [مستدرک حاکم ۱/ ٤٥٤]

☆ سیدہ فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر حج کرتیں تو حالتِ احرام میں غیر مردوں سے پردہ کرتیں۔

[موطا امام مالک ۱/ ۲۲۸، ۳۱۰]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَ نَحْنُ مع رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم مُحرِمَاتٌ فاِذا بِنا سَدلَتْ اِحدانا جِلبابها من رَأسِها على وَجهِهَا فَاِذَا جاوَزُونا كَشفناهُ.

"حالتِ احرام میں سوار گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں پس جب وہ ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی جلباب (بڑی چادر) کو چہرے پر ڈال لیتی اور جب وہ سوار گزر جاتے تو ہم اسے اٹھا دیتیں۔"

[سنن ابی داؤد، باب فی المحرمة تغطي وجهها: ۱۸۳۳]

اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے لیکن شواہد میں اس کی سند

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حسن ہے کیونکہ اسی مضمون کی تائید اوپر دی گئی دو روایات مستدرک حاکم، اور موطاء امام مالک والی بھی کرتی ہیں اور وہ دونوں صحیح ہیں۔

اسماعیل بن ابی خالد اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

''ہم ۸ ذی الحجہ کو ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو میں نے کہا اے ام المومنین! یہاں ایک عورت ایسی ہے جو کہ حالت احرام میں اپنے چہرے کو چھپانے سے انکار کرتی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا خمار (چادر) اس کے سینے سے اٹھایا اور اس سے اس کا چہرہ ڈھانپ دیا۔'' (التلخیص الجبیر: ۲/۲۷۲)

حافظ محمد زبیر تیمی لکھتے ہیں: وہ عورت حالتِ احرام میں بعض فرامین کی وجہ سے چہرے کا پردہ ناجائز سمجھ رہی تھی جب کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا چہرہ ڈھانپ کر اسے یہ بتلا دیا کہ حالتِ احرام میں چہرہ ڈھانپا جا سکتا ہے۔

(محدث، جولائی:۲۰۱۰)

حجاب حالتِ احرام میں بھی فرض:

معلوم ہوا کہ چہرے کا پردہ غیر محرم کی موجودگی میں ضروری ہے اور حالتِ عبادت میں بھی اس کی تخفیف کا کوئی حکم یا اشارا نہیں ملتا۔

حجاب نامحرم مرد اور عورت کے ایک دوسرے سے دور رہنے، ایک دوسرے کو دیکھنے، ایک دوسرے کو تنہائی میں ملنے سے رکنے اور کوئی چیز لیتے دیتے وقت کسی دیوار، کپڑے، لکڑی کے تختے، کسی سواری وغیرہ کی آڑ میں رہ کر لینے دینے کے احکامات کا نام ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: پردے کی اوٹ سے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کسی اور چیز کی آڑ نامحرم کی نظروں سے بچنے کے لئے نہ ہو تو اس وقت عورت اپنے دوپٹے یا چادر سے چہرہ چھپا لینے کی پابند ہے۔۔ عام حالات میں عورت کا گھر سے باہر نکلتے ہوئے جلباب (ایسی بڑی چادر جو سر، چہرے اور پورے جسم اور زینت کو چھپالے) اوڑھ لینا فرض ہے۔ لہٰذا جب وہ سفرِ حج کے لئے نکلے تو بڑی چادر جلباب اوڑھے اور حالتِ احرام میں بھی وہ اس بڑی چادر کو اوڑھے رکھے گی۔ عام حالت میں بھی غیر مرد سامنے نہ ہوں تو وہ چہرے سے چادر ہٹا لیتی ہے لہٰذا احرام کی حالت میں بھی صحابیات اور امہات المومنین کی طرح وہ اپنے چہرے سے جلباب ہٹا سکتی ہے لیکن مردوں کے سامنے اسے چہرہ ڈھانپنا ہوگا۔

نقاب اور حجاب میں فرق:

دراصل اردو میں نقاب کرنے سے مراد حجاب کرنا لیا جاتا ہے اور برقع یا عبایا ہمارے یہاں ایک ایسے کپڑے کا نام ہے جو گھریلو کپڑوں کے اوپر پہن کر عورت باہر نکلتی ہے مثلاً ٹوپی برقع، گاؤن، اسکارف وغیرہ۔

سعودی عرب میں ایک لمبی چوڑی چادر کے دونوں سرے باہم سی کر، اسے اس طرح اوڑھا جاتا ہے کہ سر، چہرہ، ہاتھ، ٹخنے اور پاؤں چھپ جاتے ہیں۔ یہ سب دورِ حاضر میں رائج شکلیں نقاب کے مشابہ نہیں بلکہ جلباب (پردہ کرنے کی بڑی چادر) کے مشابہ ہیں اور جلباب ہی کی جگہ استعمال کی جاتی ہیں۔

لہٰذا یہ حالتِ احرام میں ممنوع نقاب، لثام یا برقع کی تعریف سے خارج ہیں۔

اردو ترجمہ نگاروں نے نقاب، لثام اور برقع کا ترجمہ نقاب کرنا کیا ہے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ شاید حج کے دوران چہرے کا پردہ کرنا ممنوع ہے۔ حالانکہ نقاب (کپڑا) باندھنا ممنوع ہے، حجاب کرنا منع نہیں۔ ایک ترجمہ ملاحظہ کریں:

لا تنتقب المراة و لا تلبس القفازين۔

"احرام والی عورت نقاب نہ کرے نہ دستانے پہنے۔"

"ابی داؤد مترجم ابوانس محمد سرور گوہر مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ۔"

کسی بھی کپڑے سے چہرے کو چھپانا دوران احرام ممنوع ہونے کا خیال اس قدر عام ہو چکا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ترجمہ کرتے وقت اپنے الفاظ کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔ سنن ابی داؤد میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ

كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله ﷺ محرمات فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من راسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفنا۔

("حالتِ احرام میں سوار ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ تھیں پس جب وہ سوار ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنے نقاب کو (اس طور سے) منہ پر ڈال لیتی کہ (چہرے کو نہ چھووے) پس جب وہ سوار گزر جاتے تو ہم اسے (پردہ کو) اٹھا لیتیں۔)

اس ترجمہ میں (چہرے کو نہ چھووے) اپنی طرف سے اضافہ ہے۔ حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

بعض علماء نے ترجمہ نقاب باندھنا ہی کیا ہے مثلاً مبشر احمد ربانی "تفہیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین'' کتاب میں ممنوعاتِ احرام میں لکھتے ہیں: عورت کا مخصوص برقع یا مخصوص عربی نقاب جو چہرے پر باندھا جاتا ہے استعمال کرنا۔

اسی طرح ''لا تتبرقع'' کا ترجمہ ''اور نہ برقع پہنے'' کیا جاتا ہے، جس سے ہمارے یہاں رائج برقعے کا تصور ذہن میں آتا ہے اور اس مخصوص عربی نقاب کا تصور نہیں آتا جو صرف چہرے اور سر پر باندھا جاتا ہے کیونکہ وہ ہمارے یہاں مستعمل نہیں ہے۔

چہرے پر کپڑا نہ لگنے کا مسئلہ:

حنفی، شافعی اور بعض اہل حدیث علماء کی رائے یہ ہے کہ بحالتِ احرام اجنبی مردوں سے عورت اپنا چہرہ ایسے کپڑے سے چھپائے گی جو چہرے کو مس نہ کرے ورنہ دم لازم آئے گا۔

مالکی فقہاء کی رائے میں ایسے کپڑے سے چہرہ چھپانا حرام ہے جو باقی لباس کے ساتھ سِلا یا بندھا ہوا ہو، ایسے کپڑے سے چہرہ چھپانے پر دم لازم آئے گا۔

عورت چہرہ بھی چھپائے اور کپڑا بھی مس نہ کرے، یہ ناممکن ہے لہٰذا خواتین سر پر پگڑی کی طرح موٹا کپڑا لپیٹ کر یا ''پی کیپ'' جیسی ٹوپی پہن کر اوپر سے کپڑا لٹکا کر چہرہ چھپاتی ہیں گو اس میں بہت سی عملی مشکلات ہیں۔

☆ نماز کے دوران ٹوپی یا کپڑے کو ہٹانا پڑتا ہے ورنہ پیشانی زمین پر نہیں لگتی۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ [صحیح بخاری عن ابن عباس: ۵۸۸۵۔ابوداؤد: ۴۰۹۷۔ترمذی: ۲۷۸۵۔ ابنِ ماجہ: ۱۹۰۴]

"پی کیپ" اور پگڑی مردانہ لباس ہے اور مردوں سے مشابہت کی ذیل میں آتا ہے:

☆ چہرے اور کپڑے کے درمیان میں خلا ہونے کی وجہ سے چہرے کے خدوخال واضح نظر آتے ہیں اور بہت موٹا کپڑا ہو تو خود عورت کو رستہ وغیرہ نظر نہیں آتا۔

☆ کپڑے کو چہرے سے ہٹانے کے لئے مسلسل اپنے ہاتھوں کو مصروف رکھنا پڑتا ہے۔

☆ اس طرح اپنا چہرہ چھپانے والی عورتیں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں جب کہ عورت کا نمایاں اور ممتاز ہونا بھی اس کے حجاب کے تقاضوں کے منافی ہے۔

☆ شریعت نے کوئی بھی ایسا حکم نہیں دیا جس پر عمل کرنا تنگی کا سبب بن جائے جب کہ چہرے پر کپڑا مس نہ کرنے اور چہرہ چھپانے کی شرط کو ایک ساتھ نبھانا انتہائی مشکل ہے اور ایک لایعنی بوجھ اور تکلف ہے۔

☆ چہرے پر کپڑا مس ہونے کی صورت دم کا واجب ہونا بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ دم صرف حج کے دوران ان کوتاہیوں پر ہے جو سنگین قسم کی ہوں۔

☆ احادیث سے عورت کے چہرے پر کپڑا مس ہونے کا وجوب ثابت ہی نہیں۔ یہ ایک بے سند بات ہے۔

☆ بعض فقہا نے اس روایت سے یہ دلیل لی ہے کہ عورت کا احرام اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے میں ہے۔ (دارقطنی، بیہقی، بحوالہ فقہ النساء) اس کے الفاظ غیر واضح ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ کہ یہ روایت ہی ضعیف ہے۔

☆ بعض علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اگر چہرے پر کسی وقت کپڑا لگ جائے تو دم واجب ہے اور اگر مسلسل لگا رہے تو ایک ہی دم دینا ہوگا۔ یہ فتویٰ بھی غیر عقلی اور سمجھ سے بالاتر ہے۔

☆ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ صرف ناک پر کپڑا نہیں لگنا چاہیے۔ نامعلوم یہ دلیل کس حدیث سے لی گئی ہے؟

چہرہ ننگا رکھنے والوں کا موقف:

امام نووی رحمہ اللہ کے خیال میں احرام کی حالت میں عورت کا چہرہ چھپانا حرام ہے۔ (فقہ النساء)

لیکن یہ خیال امہات المومنین اور صحابیات کے عمل کے خلاف ہے کیوں کہ وہ احرام کی حالت میں اجنبی مردوں کے سامنے آنے پر چہرہ چھپایا کرتی تھیں۔

دورانِ حج چہرہ ننگا رکھنے میں بہت سے مضمرات شامل ہیں:

☆ عورت مسلسل احرام کے پانچ دن چہرہ نہیں چھپائے گی تو اس کے خدوخال مردوں کی نظروں میں نقش ہو جائیں گے۔

☆ دورِ حاضر میں حج گروپ کا طریقہ رائج ہے اور یہ ناگزیر بھی ہے۔ یہ ہر مرد اور عورت کی مجبوری بن چکی ہے کہ وہ اپنے گروپ کے ساتھ ہی تمام ارکان ادا کرے۔ مسلسل ایک ہی گروپ میں رہنے کی وجہ سے غیر مرد اور عورت ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے چہرہ شناس ہو جائیں گے۔ کیا فتنوں کے اس دور میں چہرہ شناسی کے بعد بات آگے نہیں بڑھے گی؟ کیا شیطان حرمِ مکہ میں یا دورانِ احرام انسان کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاتا ہے جو اجنبی مرد وعورت کو ورغلا نہیں سکے گا؟ کیا دورانِ حج کی چہرہ شناسی واپسی کے بعد کوئی برا اثر پیدا نہیں کر سکے گی؟

☆ ہمارے ہاں حج اکٹھا کر لینے کے بعد حاجی بہن بھائی بننے کا رواج بھی عام ہے جو شرعاً جائز نہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے حج کیا تھا۔ اب پچاس لاکھ کی تعداد میں حاجی جمع ہوتے ہیں۔ عہدِ رسالت میں یہ ممکن تھا کہ عورتوں کے خیمے مردوں سے دور لگائے جاتے۔ خواتین مردوں سے الگ تھلگ رہ کر طواف کرتیں۔ مرد اور عورتیں الگ الگ سعی کرتے، رمی جمار کے لیے الگ تھلگ وقت مقرر ہوتا، گزرنے کے راستے الگ الگ ہوتے۔ یوں مردوں کے سامنے سے گزرنے کا امکان خاصا کم تھا، مگر اب ہجوم کی وجہ سے ہر عورت مجبور ہے کہ وہ اپنے محرم مردوں کے ساتھ ساتھ رہے، یوں مرد اور عورتوں کا آمنا سامنا ہر وقت کی ضرورت ہے، سوائے رہائش کی جگہ کے یا منیٰ اور عرفات میں خیموں کی علیحدگی کے۔ طواف، سعی، رمی جمار، گاڑیاں، بسیں گزرنے کے راستے حتیٰ کہ حرم میں نماز کے دوران بھی ایام حج میں مردوں اور عورتوں کا ہمہ وقت آمنے سامنے آتے رہنا ناگزیر ہے اور الگ الگ ہونا ناممکن ہو چکا ہے۔ لہٰذا فرامینِ نبوی کی روشنی میں یہی طریقہ درست اور محفوظ ہے کہ عورت کھلے دل کے ساتھ اپنا چہرہ بڑی چادر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جلباب) کے ساتھ چھپائے اور چہرے پر مس کرنے کا وہم دل سے نکال دے۔

چہرہ ڈھانپنے والوں کی رائے:

حنبلی فقہاء کا موقف یہ ہے کہ عورت مردوں کے سامنے آنے پر اپنا چہرہ چھپائے گی چاہے چہرے پر کپڑا لگ جائے کیونکہ ایسا ہونا ممکن ہے جس کی دلیل یہ علما اسماء رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل سے لیتے ہیں اور یہی درست اور حدیث کے مطابق موقف ہے۔ [فقه النساء از محمد عطيه خميس]

امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر عورت نقاب کی بجائے کسی اور کپڑے سے چہرہ ڈھانپ لے تو یہ جائز ہے۔ عورت کو اس بات کا مکلّف نہیں بنایا جا سکتا کہ وہ پردے کو اپنے چہرے سے دور رکھے نہ لکڑی کے ساتھ، نہ ہاتھ سے، نہ ہی کسی اور چیز سے۔

(مجموع الفتاویٰ:۲۶/۱۱۲)

شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محرم عورت کے لیے جب غیر محرم مرد گزریں تو چہرے کو ڈھانپ لینا واجب ہے اس پر نہ کوئی فدیہ ہوگا نہ دم، یہ شرط نہیں کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے، جب عورت گھر یا خیمے میں داخل ہو تو اپنے چہرے کو ننگا کر لے۔ (فتاویٰ ارکانِ اسلام مطبوعہ دارالسلام)

امام ابنِ حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عورت اپنے سر کی طرف سے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر پردہ کر لے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقاب سے منع کیا ہے، سدل سے منع نہیں کیا۔ (الاعتصام: ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب کی افتاء کمیٹی نے فتویٰ دیا کہ عورت کا اجنبی لوگوں کی موجودگی میں چہرہ اور اپنا ہاتھ کھولنا حرام ہے، وہ حالتِ نماز میں ہو، حالتِ احرام میں ہو یا عام حالات میں۔

جیسا کہ حدیثِ عائشہ کہ مرد حالتِ احرام میں ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم اپنی جلباب اپنے چہرے پر لٹکا لیتی تھیں، سے واضح ہے۔ جب حالتِ احرام کا یہ عالم ہے حالاں کہ اس میں چہرہ کھلا رکھنا مطلوب ہے تو دیگر حالات میں یہ (چہرہ ڈھانپنا) بدرجہ اولیٰ ہوگا۔ (کیا حالتِ احرام میں چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے؟ صلاح الدین یوسف الاعتصام شمارہ ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۳۱)

مولانا صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

احرام کی حالت میں صحابیات کا چہرہ ڈھانپنے کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوا لیکن آپ نے منع نہیں کیا، جس سے حدیث لا تنتقب المراۃ (عورت نقاب نہ پہنے) کی تخصیص ہوگئی کہ یہ حکم مطلق نہیں۔ نقاب نہ لینے کا مسئلہ صرف اس وقت تک ہے جب تک سامنا نہ ہو جب مردوں کا آمنا سامنا ہو تو پھر عورت کا ننگے (چہرے کے ساتھ) رہنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام شمارہ: ۲۵ ذی قعدہ ۱۴۳۱)

دورانِ حج مردوں سے عورت کا چہرہ نہ چھپانے کی دلیل صحیح مسلم کی اس حدیث سے بھی لی جاتی ہے، جس میں یہ ذکر ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ سے حج کے مسائل پوچھنے آئی۔ اس وقت آپ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بھی سوار تھے۔ وہ اس عورت کے چہرے کی طرف دیکھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لگے تو آپ ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا چہرہ اپنے ہاتھ سے دوسری طرف پھیر دیا۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہیں:

☆ آپ ﷺ نے رخ پھیر کر فضل رضی اللہ عنہ کی غلطی کی اصلاح کر دی اور اپنے عمل سے واضح کر دیا کہ اجنبی مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے چاہے حالتِ احرام ہی کیوں نہ ہو۔

☆ جب نامحرم مرد و عورت ایک دوسرے کی طرف دیکھیں تو ان کو روکنا حاضرین پر فرض ہے۔ کیوں کہ قرآن حکیم کی یہ آیت مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾

"(اے نبی) مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں (نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے) نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا طریقہ ہے یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں (نامحرم مردوں کو دیکھنے سے) نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔"

☆ دورِ حاضر میں کون یہ ضمانت دے سکتا ہے کہ اگر عورت چہرہ ننگا رکھے گی تو وہ اجنبی مردوں کی نظروں سے بھی بچی رہے گی اور اگر کوئی مرد دیکھنے کی جرأت کر ہی لے گا تو کوئی اس کو سمجھائے گا یا اس کا رخ پھیر دے گا۔ نیز پچاس لاکھ کے حجاجِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام میں سے کس کو یہ فرصت ہوگی کہ وہ لوگوں کی نظروں کا جائزہ لیتا پھرے کہ کون دیکھ رہا ہے تاکہ اسے روکا جاسکے؟ نیز وہ کس کس کو روکے گا؟

☆ دورِ حاضر میں پچاس لاکھ حاجیوں میں سے مردوں کو اس بات کا پابند کرنا کہ وہ عورتوں کی طرف نہ دیکھیں ناممکن ہے لیکن عورت کو امہات المومنین اور صحابیات کے طریقے، دورانِ حج جلباب (بڑی چادر) چہروں پر کر لینے کے عمل کی ترغیب و تلقین کرنا آسان اور ممکن ہے۔

☆ صحابہ کرام انسان تھے، ان سے بھی غلطی ہو جاتی تھی ان کی غلطی کی اصلاح پوری امت کے لیے تا قیامت ایک سبق بن جاتی تھی۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ غلطی پوری امت کے مردوں کے لیے دورانِ احرام عورتوں سے نظر بچا کر رکھنے کا ایک ابدی سبق بن گئی۔

چہرہ ڈھانپنے کا طریقہ:

☆ عورت سر سے چہرے پر اپنی بڑی چادر (جلباب) کا پلو نیچے کر کے گھونگھٹ نکال لے۔

☆ چہرے پر بڑی چادر کا پلو لٹکا کر بکسوا لگا لے یا بٹن لگا لے یا گرہ لگا لے یا کپڑے کو اندر اڑس لے تاکہ بار بار چادر نہ کھلے۔

☆ نیچے بڑی اور کھلی کوٹ نما قمیض یا گاؤن پہن کر اوپر ایسا کپڑا سر کے اوپر سے گزار کر لے لے جو چہرے گردن، کندھے، کمر، سینے اور پیٹ پر کھل کر آ جائے چاہے وہ سلا ہو یا ان سلا اور اس سے چہرہ بھی ڈھانپ لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام

☆ قرآن حکیم میں عورت پر باہر نکلتے وقت جلباب (ایسا کپڑا جو اس کے جسم سر تا پاؤں چہرے اور زینت کو ڈھانپ لے) کو اوڑھنا فرض قرار دیا گیا لہٰذا عورت جب احرام کی حالت میں گھر سے باہر نکلتی ہے تو بھی اس پر جلباب سے جسم اور چہرہ ڈھانپنا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں دورانِ حج جلباب نہ اوڑھنے کا کوئی حکم نہیں ملتا۔

☆ دورانِ حج عورت پر نقاب (سلا ہوا وہ مخصوص کپڑا جو صرف چہرے کو چھپانے کے کام آتا ہے۔) باندھنا اسی طرح ممنوع ہے جس طرح دستانے یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا ممنوع ہے یا جس طرح مرد پر دورانِ احرام سر ڈھانپنا یا سلے ہوئے کپڑے پہننا یا ٹخنے ڈھانپ لینے والے جوتے پہننا ممنوع ہے۔

☆ نقاب ایک مخصوص کپڑے کا نام ہے، حجاب کا نام نہیں۔ دورانِ احرام عورت پر نقاب باندھنا ممنوع ہے لیکن حجاب دورانِ حج ہو یا اس کے علاوہ ہر حالت میں اس پر فرض ہے۔ لہٰذا وہ دورانِ احرام بھی حجاب کرنے کی پابند ہے۔

☆ حجاب سے مراد یہ ہے کہ پردے کے تمام احکام پر اپنی جزئیات سمیت عمل کیا جائے مثلاً چہرہ چھپانا، اختلاط سے بچنا، نظر بچانا، تنہائی سے بچنا، غیر ضروری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات چیت سے بچنا، لوچ دار لہجے سے پرہیز کرنا، بھڑکیلے چمکیلے کپڑے کو چھپانے کے لیے جلباب (چادر) اوڑھنا وغیرہ۔

☆ دورِ حاضر میں بعض خواتین جلباب (بڑی چادر) کی بجائے پاؤں تک لمبا کوٹ (گاؤن) اور سر پر بڑا دوپٹہ اسکارف یا دوپٹے کو گولائی کی صورت سی کر سر پر باندھ لیتی ہیں۔ اسے ہماری پاکستانی زبان میں برقع کہا جاتا ہے۔ بعض خواتین چادر پر ہی چھوٹا سا ٹکڑا سی کر بٹن یا اسٹک لگا لیتی ہیں تا کہ چہرہ چھپایا جا سکے۔ یہ سب پردے کی درست صورتیں ہیں اور احرام کی حالت میں بھی ان سے چہرہ چھپانے کا کام لیا جا سکتا ہے۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو عمل دورانِ حج ملتا ہے وہ یہی ہے کہ دورانِ حج وہ اپنی جلباب (بڑی چادر) کو مردوں کے سامنے آنے پر چہرے پر ڈال لیتی تھیں۔ جب مرد چلے جاتے تو چہرے سے ہٹا لیتی تھیں۔ یہی طریقہ حج کے دوران ہر خاتون کو اختیار کرنا چاہیے۔

جلباب یا برقع کی خصوصیات:

جلباب (بڑی چادر) یا اردو زبان میں برقع کے لیے جو کپڑا استعمال کیا جائے شرعاً اس میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

☆ کپڑا موٹا ہو تا کہ نیچے پہنے ہوئے کپڑے یا چہرے کے خدوخال نظر نہ آئیں۔

☆ اگر سلائی کی ہوئی ہے تو تنگ نہ ہو کہ جسم کے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو۔

☆ ایسے کپڑے کا نہ ہو جو جسم سے چپک جاتا ہے کیونکہ اس سے بھی اعضاء کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساخت نمایاں ہوتی ہے۔ پرکشش، خوب صورت اور جاذبِ نظر رنگ نہ ہو۔

☆ اس پر کوئی خوب صورتی، کڑھائی، سنجاف، خوب صورت بٹن، گوٹا، جھالر، پھول، ستارے، موتی وغیرہ نہ ہوں ورنہ یہ بھی آرائش بن جائیں گے جب کہ جلباب، بڑی چادر یا ہمارے ہاں کا عرفِ عام میں برقع یا گاؤن زینت چھپانے کے لیے ہے۔

☆ اتنا چھوٹا نہ ہو کہ سر سے لے کر پیروں تک کو چھپانے کا کام نہ دے سکے۔

☆ اگر چادر یا جلباب کی بجائے گاؤن، اسکارف یعنی دو حصوں پر مشتمل ہے تو پھر ایک ہی رنگ پر دونوں کپڑے مشتمل ہوں ورنہ یہ کپڑا جلباب کے تقاضے پورے نہیں کرے گا اور جاذبِ نظر بن جائے گا مختلف رنگوں کی وجہ سے۔

☆ گاؤن اسکارف کی صورت سر پر لیا جانے والا کپڑا، رومال یا اسکارف اتنا کھلا اور لمبا چوڑا ہونا چاہیے کہ وہ سینے اور پیٹ پیچھے سے کندھوں کے نیچے تک کا حصہ ڈھانپ لے۔ (مزید تفصیل کے لیے: عورت کا لباس)

توجہ کیجئے:

حجاب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور گھر سے باہر نکلتے ہوئے اس کی پابندی کرنا فرض ہے۔ حج پر جانے والی بعض خواتین احرام اترتے ہی دیدہ زیب لباس، بناؤ سنگھار اور کنگھی چوٹی کر کے بغیر حجاب کے یا مختصر چادر کے ساتھ باہر نکلتی ہیں۔ مختلف ڈیزائنوں اور فیشنوں والے کپڑے پہننے کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ درست ہے کہ احرام اترنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں لیکن عورت پر مکمل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجاب کرنے کی پابندی تو ہر حالت میں اور ہر شہر میں ہے۔ حج صفائیِ قلب، صفائیِ گناہ کا نام ہے، اگر حج کے بعد بھی حجاب کی طرف اپنی طبیعت مائل نہیں کر سکے اور خود کو اس کا پابند نہیں کر سکے تو اس کا مطلب ہے کہ حج کے مقصد کو ہی نہیں سمجھا۔

نیز حج کا سفر نہ تو پکنک ہے نہ سیر و تفریح، یہ خالص عبادت کا سفر ہے اور حرم مکہ اور حرم مدینہ شہرِ عبادت ہیں، یہاں اپنے آپ پر تضرع، عاجزی اور گدائی کا رنگ ہی غالب رکھا جائے تو بہتر ہے۔

عورتیں احرام کے اترنے کے بعد اس طرح بن ٹھن کر رہتی ہیں کہ مردوں کے لیے اس فتنے سے خود کو بچانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہت سے مردوں نے اس کی شکایت بھی کی ہے بلکہ بعض مردوں کو اس بات پر پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھا گیا کہ ہم حج کرنے اس شہر حرم میں آئے ہیں۔ بنی سنوری عورتوں کے قدم قدم پر نظارے کرنے کے لیے تو نہیں آئے؟

عورتوں کی ایک عادت بازاروں کے غیر ضروری چکر لگانا ہے۔ اپنے شہر میں بھی عورت کا بازاروں میں جانا یا بغیر ضرورت گھر سے باہر نکلنا اچھا نہیں جب کہ سفرِ حج کے لیے جاتے ہوئے خریداری اور بازار کے چکروں میں مصروف رہنا ایک مسلمان اور باحیاء عورت کو زیب نہیں دیتا۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں ہمارا کتابچہ "عورتیں اور بازار)

ربِّ کریم ہمیں حیادارانہ زندگی گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسلامی معاشرت"

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہٰذا اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے مطابق اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخابِ زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب ...... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ...... کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا۔

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کی بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہِ دنیا کے بجائے فلاحِ آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔ بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔ طاؤس ورباب		45/-
6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔ تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔ والفجر		18/-
10۔ استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔ بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔ معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو مریم خنساء		40/-

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور